گلشن گلشن شبنم

بچوں کی نظمیں

حافظ کرناٹکی

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, N. Delhi-2
Phones : 23289786, 23289159 Fax: 23279998
E-mail : farid@ndf.vsnl.net.in Websites : faridexport.com, faridbook.com

Rs.36/-

گلشن گلشن شبنم شبنم

(بچوں کی نظمیں)

⑥

حافظ کرناٹکی

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	''گلشن گلشن شبنم شبنم'' (بچوں کی نظمیں)
مصنف	:	حافظؔ کرناٹکی
صفحات	:	۱۴۴
طبعِ اوّل	:	فروری 2005
طبعِ دوم	:	جون 2010
طبعِ سوم	:	اگست 2016
بہ اہتمام	:	محمد ناصر خان

ملنے کا پتہ

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹیڈ

FAREED BOOK DEPOT(PVT)LTD

Corp. Off. 2158 M.P. Street, Pataudi House, Dariya Ganj, New Delhi-2

Phone : 23247075, 23289786, 23289159, Fax : 23279998 Res. : 23262486

e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in farid_export@hotmail.com

Website : www.faridexport.com www.faridbook.com

عرض ناشر

بچوں کے افکار و خیالات کو ہمیشہ پاک و صاف رکھنے کے لیے شاعرِ اطفال حافظؔ کرناٹکی نے نظموں کے اپنے اس مجموعے کو نصابی کتاب کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیار کیا ہے۔

اسّی (۸۰) عنوانات پر مشتمل نظموں کا یہ مجموعہ ابتدا ہی میں بچوں کے ذہنوں کی صحیح تعمیر کے ساتھ ساتھ ان کے اندر صالحیت کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔

''گلشن گلشن شبنم شبنم'' کے موضوعات چونکہ نصابی کتابوں پر مبنی ہیں، لہٰذا اسکولوں اور مدرسوں میں بچوں کی زبان میں نکھار پیدا کرنے، ان کی فکری تعمیر کے لیے معاون کے طور پر نظموں کے اس مجموعہ کو داخلِ نصاب کیا جاسکتا ہے۔

محمد ناصر خان

Printed at Farid Enterprises, Delhi-6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنی بات

''گلشن گلشن شبنم شبنم'' بچوں کا یہ رنگیں البم
بچوں کی ان نظموں کی اب پھیلے خوشبو عالم عالم

تمام حمد و ثنا اس ذاتِ مقدس کے لیے زیبا ہے جس نے منظوم شکل میں اظہارِ تخیلات کی قوت و سعادت بخشی۔

میں نے ذوقِ اطفال سے قریب تر ہو کر ان کے افکار و خیالات کو سدا پاکیزہ رکھنے کے لیے خامہ فرسائی کی ہے تاکہ آلودہ ماحول سے بچتے ہوئے یہ نونہالانِ قوم مستقبل میں، صالح اور مصلح کی حیثیت سے ابھریں۔ میں نے اس مجموعے کو نصابی کتاب کو سامنے رکھ کر تحریر کیا ہے۔ چونکہ ہر بچے کو کم از کم ابتدائی مرحلے میں مکتب و مدرسے سے تو سابقہ پڑتا ہی ہے، لہٰذا ابتدائی دنوں ہی میں اگر اذہانِ اطفال کی صحیح تعمیر ہو جائے تو آئندہ صالح و مصلح کی حیثیت سے ابھرنے کی کچھ زیادہ ہی توقع ہوتی ہے، بایں سبب میں نے نصاب کو ملحوظ رکھا ہے۔

مقصدِ اصلی کے بعد میں سب سے پہلے جناب شاد باگل کوٹی، جناب ساغر کرناٹکی، ڈاکٹر شاہ عقیل مدار صاحبان کا شکر گزار ہوں، جنہوں نے میرے تخلیقی شعور کو بیدار کر کے مجھے راہِ ادب پر گامزن فرمایا۔ ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹر انوار مینائی صاحب کا ممنون و متشکر ہوں کہ انہوں نے ناسازیٔ صحت کے باوجود میرے کلام کو دیکھا اور زریں مشوروں سے نوازا۔

آپ کو بچوں کی نظموں کی یہ کتاب کیسی لگی۔۔۔

حافظؔ کرناٹکی

دارالحافظ، جے نگر، شکاری پور۔ 577427، شیموگہ، کرناٹک

انتساب

انجمنِ اطفال کے ان نونہالوں کے نام جن کی رغبت اور لگن نے مجھے کچھ لکھنے پر مجبور کیا۔

حافظؔ کرناٹکی

فہرست

۱	دعا	۰۱
۲	حمد	۱۱
۳	نعت	۱۳
۴	قرآن	۱۵
۵	پہلا روزہ	۱۶
۶	سحر ہو رہی ہے	۱۸
۷	ماں باپ	۲۰
۸	میرے ابّا گنّا لائے	۲۲
۹	نصیحت	۲۴
۱۰	رہ میں نہ کر کھیل تماشا	۲۶
۱۱	ٹرافک کانسٹبل	۲۸
۱۲	صفائی	۳۰
۱۳	ورزش	۳۲
۱۴	پیارے بچے اسکول آجا	۳۳
۱۵	اندر آجا پیارے بچے	۳۴

۱۶	چیتنیا کی تالی بجاؤ	۵۳
۱۷	کھیلو سیکھو	۶۳
۱۸	آؤ بچو ہم سب ایک	۸۳
۱۹	گیت	۹۳
۲۰	سیکھو اور سکھاؤ	۴۰
۲۱	سرکاری پیغام	۴۱
۲۲	مزدوری سے اسکول	۴۳
۲۳	یومِ اطفال	۴۵
۲۴	مہینہ جون کا پھر سے آیا	۴۷
۲۵	اسلم فیل ہوا ہے	۴۹
۲۶	اکرم پاس ہوا ہے	۵۱
۲۷	اردو بولنے والے بچے	۵۳
۲۸	گنتی	۵۵
۲۹	دو کا پہاڑا	۵۷
۳۰	جمع	۵۸
۳۱	جمع	۵۹
۳۲	تفریق	۶۱
۳۳	تفریق	۶۲

۳۴	ضرب	۳۶
۳۵	ضرب	۴۶
۳۶	تقسیم	۶۲
۳۷	تقسیم	۶۸
۳۸	جغرافیہ	۷۰
۳۹	گلوب	۷۲
۴۰	تاریخ	۷۴
۴۱	سائنس	۷۵
۴۲	کمپیوٹر	۷۶
۴۳	ہوائی جہاز	۷۸
۴۴	مصوری	۸۱
۴۵	ہمارے اعضا	۸۳
۴۶	ہوا	۸۴
۴۷	چھتری	۸۵
۴۸	بارش	۸۶
۴۹	بجلی	۸۸
۵۰	فصلیں	۸۹
۵۱	ریل کے ذریعہ اتحاد کی تعلیم	۹۱

۵۲	قومی یکجہتی	۴۹
۵۳	مولانا ابوالکلام آزاد	۷۹
۵۴	حضرت ٹیپو سلطانؒ	۹۸
۵۵	مولانا محمد علی جوہر، شوکت علی	۱۰۰
۵۶	سرسید احمد خان	۱۰۲
۵۷	گاندھی جی	۱۰۳
۵۸	مولوی عبدالحقؒ	۱۰۵
۵۹	میرا گاؤں	۱۰۶
۶۰	چھوٹا منا	۱۰۸
۶۱	دادا	۱۰۹
۶۲	ماموں	۱۱۰
۶۳	نانا	۱۱۲
۶۴	چڑیا	۱۱۴
۶۵	کوا اور بگلا	۱۱۵
۶۶	چڑیا اور کوا	۱۱۷
۶۷	چوزہ	۱۱۸
۶۸	گلہری	۱۲۰
۶۹	مکڑی کا گھر	۲۲۱

۷۰	چوہے کی کہانی	۵۲
۷۱	بولیاں	۷۲۱
۷۲	میرا گھوڑا	۱۲۸
۷۳	کرناٹک	۱۲۹
۷۴	میرے صوبے کے تحفے	۱۳۱
۷۵	سمندر کی سیر کریں گے	۱۳۳
۷۶	پٹائی	۱۳۴
۷۷	بتاشے	۱۳۷
۷۸	غبارہ	۱۳۸
۷۹	پندرہ اگست	۱۴۰
۸۰	گھڑی اور وقت	۲۴۱

دعا

پروردگارِ عالم تیرا ہی آسرا ہے
مجھ کو بنادے عالم میری یہ التجا ہے
پڑھنے کا شوق مجھ کو ہر وقت دے الٰہی
پڑھ کر عمل بھی کر لوں یارب مری دعا ہے
ظرفِ کشادہ دے تو دامن میں علم بھر دے
نیکی کی رہ چلوں میں دل کی یہی صدا ہے
فکر و نظر کو میری دے وسعتیں ہمیشہ
علم و ہنر سکھا دے، تو ہی مرا خدا ہے
جب تک رہوں میں زندہ احکام پر چلوں میں
حافظؔ کو جو ملا ہے یارب تری عطا ہے

حمد

ساری دنیا بنانے والا تو
سیدھا رستہ دکھانے والا تو
سارے عالم کا تُو ہی داتا ہے
سب کی بگڑی بنانے والا تو
دشت و صحرا میں تیرے جلوے ہیں
خوش مناظر دکھانے والا تو
تو ہی ارض و سما کا مالک ہے
ذرّہ ذرّہ سجانے والا تو
چہچہاتے پرندے کہتے ہیں
رزق دینے دلانے والا تو
پتّا پتّا گواہی دیتا ہے
سب کے دل میں سمانے والا تو

کشتیوں کو تو ہی چلاتا ہے
ان کو ساحل پہ لانے والا تو
تیرے در کا بھکاری ہے حافظؔ
سب کی بگڑی بنانے والا تو

نعت

صحرا جو کفر کے تھے مٹائے رسولؐ نے
وحدانیت کے پھول کھلائے رسولؐ نے

دل کے نقوشِ کفر مٹائے رسولؐ نے
کانٹے اُگے تو پھول بنائے رسولؐ نے

انگلی کے اک اشارے سے مہتاب شق ہوا
کیا کیا نہ اپنے جلوے دکھائے رسولؐ نے

بو جہل بد نصیب تھا کلمہ نہ پڑھ سکا
کیا کیا سبق جہاں کو پڑھائے رسولؐ نے

قربانیوں سے آپ کی مہکا ہے یہ چمن
کیسے حسیں چمن ہیں سجائے رسولؐ نے

سارا جہاں مہکتا ہے، خوشبو سے آج تک گلشن
وہ پُر بہار لگائے رسولؐ نے

ہندوستاں سے آتی ہے خوشبو علوم کی
حافظؔ یہ کیسے راز بتائے رسولؐ نے

قرآن

حقیقت صداقت بتاتا ہے قرآں
ہدایت کا رستہ دکھاتا ہے قرآں
ضلالت، جہالت سے ہم کو بچا کر
رہِ حق کی جانب بلاتا ہے قرآں
ہے فرمانِ آقاؐ ، وہ ہے سب سے بہتر
جو دنیا میں پڑھتا، پڑھاتا ہے قرآں
پڑھے حرف اک تو ملے نیکیاں دس
کہ جنت کی جانب بلاتا ہے قرآں
جو سینے سے ہر دم لگاتا ہے بچو
بلندی پہ اس کو چڑھاتا ہے قرآں
عمل کرنے والوں کی خاطر ہے رہبر
ہمیں معجزے بھی دکھاتا ہے قرآں
فرشتے اترتے ہیں رمضاں میں ہر سو
مساجد میں حافظ سناتا ہے قرآں

پہلا روزہ

پہلا پہلا روزہ میرا
سب کے ہوگئے روزے بارہ
صبح سویرے روتا تھا وہ
امی جی سے کہتا تھا وہ
اٹھ کر صبح کو سحری کھاؤں
کل روزہ میں رکھ ہی جاؤں
ماں کہتی تھی تم ہو چھوٹے
ضد مت کرنا پیارے بیٹے
کہتا ماں سے خالد منا
روزہ رکھنا، ہے ہی رکھنا
گزرے روزے سب کے بارہ
قسمت کا تب چمکا تارا
شوق میں اپنی نیند کو کھویا
یعنی شب بھر وہ نہ سویا

سحری کھا کر پیارا خالد
دن بھرپورا روزہ رکھا
شام ہوئی افطار کیا پھر
اک روزے کو پار کیا پھر
پانچ برس کا خالد منا
خوفِ خدا سے روتے رہنا
اس سے عبرت لے لو پیارے
تم بھی روزے رکھو سارے
باتیں حافظؔ کی تم جانو
چاہے مانو یا مت مانو

سحر ہو رہی ہے

اٹھو سونے والو سحر ہو رہی ہے
میرے پیارے جاگو سحر ہو رہی ہے
اندھیرا جو شب کا تھا وہ جا رہا ہے
سہانا سماں اب چلا آرہا ہے
سویرے سویرے ہی تم جاگ جانا
ملے گا تمھیں ہر نظارہ سہانا
مساجد میں گونجی اذاں پیاری پیاری
تو مندر میں گھنٹہ بجائے پجاری
گلستاں میں دیکھو چٹختی ہیں کلیاں
نشیمن میں کیسے چہکتی ہیں چڑیاں
چلیں پانی لینے کو اب ناریاں ہیں
کہیں اڑتی بھٹّی سے چنگاریاں ہیں
یہ بچے جو اسکول کو جارہے ہیں
ترانے مسرت کے خود گا رہے ہیں

ہوئی صبح آیا ہے اخبار والا
دہی، دودھ، مسکہ ہے لایا گوالا
یہ موتی ہیں یا کوئی شبنم کے قطرے
یہ کرنوں سے دیکھو، ہیں کیسے چمکتے
بلاتا ہے ملّاح کو اب سمندر
چلا ہے کوئی دیکھیے سوئے دفتر
خدا دے گا بے حد کرو پہلے حرکت
اُٹھو صبح دم تو ملے خیر و برکت
نہ سستی کرو پیارے اب جاگ جاؤ
اُٹھو اُٹھ کے ورزش کرو، باغ جاؤ
سنو اس کو یہ غیب کی اک صدا ہے
کہ سورج چڑھے سونا حافظ بُرا ہے

ماں باپ

سُن سُن سُن سُن، سُن اے پیارے
ہم ماں باپ کی آنکھ کے تارے
فرض ہے ہم پر ان کی خدمت
ان سے قائم دوزخ جنت
جس نے نہیں کی ان کی عزّت
اس نے پائی ہر دم ذلّت
خوش خوش ان کو جس نے رکھا
رب کو راضی کرنا سیکھا
کرتا ہے جو ان کی طاعت
پاتا ہے وہ جگ میں راحت
ان کی دعائیں پانے والا
جنت میں ہے جانے والا
ہے نعمت ماں باپ کا سایہ
خوش بختوں نے اُن کو پایا

حافظؔ نے لیں ماں کی دعائیں
ٹل گئیں اس کی ساری بلائیں

میرے ابّا
گنّا لائے

اک دن ابّا گنّا لائے
ہم سب بھاگے بھاگے آئے
بوذر بھاگا بھاگا آیا
مجھ کو دے دو کہتا آیا
دور سے منّی بھی چلاّئی
ابّا ابّا میں بھی آئی
مجھ کو دے دو سارا گنّا
میں نہیں لوں گی آدھا گنّا
بوذر ہوں ہوں کرکے بولا
میں نہیں دوں گا اپنا حصّہ
بیچ میں پیاری امی آئیں
پیار سے سب کو وہ سمجھائیں
بانٹ کے کھاتے ہیں جو بچے

ہوتے ہیں وہ سب سے اچھے
بولی امی یوں مت لڑنا
دیکھو سب مل جل کر رہنا
سن کر حافظؔ بولے سب کو
یاد کرو تم اپنے رب کو

نصیحت

سن لو، سن لو، روز نہانا
شوق سے ہر دن مکتب جانا
میوے باسی، باسی مٹھائی
تم ہر گز مت کھانا بھائی
جو پھل بھی تُم کھانا چاہو
دھونا اُس کو بھول نہ جاؤ
وقت پہ کھاؤ وقت پہ سوؤ
وقت پہ بولو وقت پہ کھیلو
پاکیزہ بچے کو سمجھو
کپڑے اس کے اجلے دیکھو
جوتا پہنو گھر سے نکلو
غیروں کو بھی اپنا سمجھو

حافظ بچے ہیں وہ پیارے

جو مل کر رہتے ہیں سارے

رہ میں مت کر
کھیل تماشا

صبح سویرے جب اُٹھ بیٹھا

بولی امّی، دیکھو! بیٹا

رستے میں تم جب بھی چلنا

بائیں جانب سے ہی چلنا

چلنے میں ہوں آنکھیں نیچے

دیکھو آگے نہ کہ پیچھے

سن لو اک لڑکا تھا اصغر

گزرا کل گاڑی سے دب کر

لڑکا تھا وہ ایک اناڑی

دیکھتے دیکھتے آئی گاڑی

گاڑی تھی وہ ایل پی لاری

اصغر کو وہ دھکا ماری

دھکا لگتے ہی وہ اُچھلا
گاڑی نے پھر آ کر کچلا
کچلی میت گھر میں آئی
دیکھی ماں، دکھ سہہ نہ پائی
سر پٹخی اور چیخیں ماری
بے ہوشی پھر ہوگئی طاری
لیکن رونے سے کیا حاصل
عبرت پکڑو تم ہو عاقل
رہ میں کرو مت کھیل تماشا
کتنوں کو ہے تم سے آشا
جاں ہے تحفۂ ذاتِ باری
جان ہے سب کو حافظؔ پیاری

ٹرافک کانسٹبل

بھیڑ ہے راہوں میں یہ مانا
بچو سنبھل کر تم بھی جانا
چوراہے پر ہے جو ہلچل
دیکھو وہاں ہے اک کانسٹیبل
سگنل کو تم غور سے پڑھنا
بعد اس کے پھر آگے بڑھنا
سڑکوں کے قانون پڑھو تم
سمجھو ان کو اور چلو تم
بتی لال دکھائی دے جب
خود فٹ پاتھ پہ رُک جاؤ تب
اور ہرا جب سگنل دیکھو
ہر پل آگے بڑھنا سیکھو
سگنل سے ہی چلتی گاڑی
جو نہیں سمجھے وہ ہے اناڑی

بتی دکھائی دے جب پیلی
گاڑی کی رفتار ہو ہلکی
خطرے سے جو بچنا ہے تو
قاعدے چلنے کے بھی سیکھو
چلنے میں جلدی مت کرنا
بچو حافظ کی تم سننا

صفائی

صفائی جو رکھے وہ انسان ہے
صفائی نہ رکھے وہ حیوان ہے
صفائی سے جیون میں آئے بہار
صفائی سے ہر شے میں آئے نکھار
غلاظت سے پھیلی ہیں بیماریاں
وبا سے لٹی ہیں کئی بستیاں
صفائی میں ہو جب بسر زندگی
مزہ اور دے گی تمہیں بندگی
صفائی سے غفلت نہ کرنا کبھی
ہٹاؤ جی مکڑی کا جالا ابھی
جو دنیا میں پیرس کے سر، تاج ہے
صفائی ہی اس کا کھلا راز ہے
نبیؐ جی کا روضہ و کعبہ حرم
صفائی میں کون ان سے ہے محترم

صفائی سنو! نصف ایمان ہے
یہ آقائے مدنی کا فرمان ہے
رکھو صاف تن من کو حافظؔ سدا
جو گندے ہیں ان سے رہو تم جدا

ورزش

بچو یاد ہمیشہ رکھو
ورزش کرنا تم مت بھولو
صبح سویرے تم اُٹھ جانا
ورزش کرنا پھر کچھ کھانا
تن میں اُس سے آتی چستی
صحت ہر دم اچھی رہتی
ورزش جو بھی کرتے ہیں وہ
دھن کے پکے ہوتے ہیں وہ
آؤ ورزش کرنا سیکھو
ہنس مکھ جیون جینا سیکھو
ورزش سے جو کترائے گا
بے شک یارو پچھتائے گا
ورزش سے دُکھ دور ہوئے ہیں
حافظؔ جی مسرور ہوئے ہیں

پیارے بچے
اسکول آجا

آجا پیارے جہل مٹائیں
گھر گھر علم کی شمع جلائیں
ظلمت کی یہ آگ بجھائیں
اپنا جیون خوب سجائیں
شان و شوکت، عزّت، دولت
علم سے ہوگی جگ میں شہرت
پڑھنا لکھنا جب سیکھے گا
چاند سا جگ میں تو چمکے گا
آجا پھر سے آجا پیارے
پورے ہوں گے سپنے سارے
حافظؔ آؤ سب کو لائیں
بچوں کو ہم خوب پڑھائیں

اندر آجا
پیارے بچے

اندر آجا پیارے منّے
آجا آجا پڑھنے لکھنے
تیری قسمت اب جاگے گی
جیون میں بھی سکھ لائے گی
آجا بچے واپس آجا
پیارے منے واپس آجا
آجا لے لے سچی خوشیاں
ہو جائیں گی اچھی گھڑیاں
علم کا جب دروازہ وا ہے
پڑھنے سے پھر کیوں ڈرتا ہے
حافظؔ یہ بھی کیا کچھ کم ہے
وہ نہ پڑھیں اور تم کو غم ہے

چیتنیا کی تالی بجاؤ

بچو کھیلو ناچو گاؤ
چیتنیا سے اب جُٹ جاؤ
سن لو سمجھو جانو پیارو
پڑھ کر سمجھو سیکھو یارو
آج کے بچے کل کے شہری
پھیلیں گے کل نگری نگری
حافظؔ اپنے غم کو بھولیں
گیتوں کے اب جھولے جھولیں

کھیلو سیکھو

سن کے سمجھ کے سب کو بتانا ہے دوستو
تاریکیوں میں شمع جلانا ہے دوستو
یعنی جہاں سے جہل مٹانا ہے دوستو
پڑھ لو کہ علم سب کو سکھانا ہے دوستو
دھرتی پہ رہنے والوں کو دینی ہے روشنی
سورج کا روپ ہم کو دکھانا ہے دوستو
الجھے ہیں غور و فکر میں ہم آج اس لیے
حل کر کے مسئلوں کو دکھانا ہے دوستو
جلنے لگا ہے ملک جو نفرت کی آگ میں
الفت بڑھا کے اس کو بچانا ہے دوستو
اپنے وطن کو علم و ہنر کے کمال سے
آگے بہت ہی آگے بڑھانا ہے دوستو
جس میں نہیں ہو اپنے پرائے کا بھید بھاؤ
ایسا درخت ہم کو لگانا ہے دوستو

سائنس پہنچی آج ہے مریخ و ماہ پر
حافظؔ کو آگے اس سے بھی جانا ہے دوستو

آؤ بچو

ہم سب ایک

گاؤ بچو ہم سب ایک
گیت سناؤ ہم سب ایک
دیس ہمارا بھارت ہے
بولو بولو ہم سب ایک
ہندو ہو یا مسلم ہو
سب کو کہہ دو ہم سب ایک
پیار کی شمعیں ہاتھوں میں لو
دیپ جلاؤ ہم سب ایک
ایک خدا کے ہیں بندے
حافظؔ بولو ہم سب ایک

گیت

آؤ بچو ہاتھ اٹھاؤ
اوپر سے پھر نیچے لاؤ
آؤ ہم سب مل کر جھومیں
ناچیں گائیں کھیلیں کودیں
اجلی فضا میں ہم لہرائیں
ٹھنڈی ہوا میں اڑ اڑ جائیں
بیٹھو اٹھو اٹھ کر بیٹھو
دائیں بائیں مڑ کر دیکھو
سب مل کر اب تالی بجاؤ
حافظؔ گیت خوشی کے گاؤ

سیکھو اور سکھاؤ

سن کر سیکھو اور سکھاؤ
پہلے سمجھو پھر سمجھاؤ
سستی سے کچھ کام نہ ہوگا
آگے محنت سے بڑھ جاؤ
علم کی کرنیں ہر سو پھیلیں
گھر گھر بچو تم پھیلاؤ
علم کی خوشبو پھیلے ہر سو
جگ کو اس سے تم مہکاؤ
حافظؔ تو ہے آگے آگے
پیچھے پیچھے تم بھی آؤ

سرکاری پیغام

(مزدوری سے مدرسہ)

آؤ مل کر عہد کریں ہم
مل کے پڑھیں بس آگے بڑھیں ہم
مکتب مزدوری سے اچھا
سن کر آئے بچہ بچہ
علم سے تم رہتے ہو دور اب
اتنے بھی کیوں ہو مجبور اب
عمر تمہاری ننھی سی ہے
عقل تمہاری بھولی سی ہے
ہاں کرتے ہو مزدوری تم
چاہو مکتب سے دوری تم
بچو لکھنا پڑھنا سیکھو
اچھا جیون جینا سیکھو

اب بچوں کا حق مت چھینو
ان کو مکتب پڑھنے بھیجو
آؤ مکتب آؤ ساتھی
مزدوری سے ہوگی چھٹی
حافظ بچوں کو سمجھائیں
مزدوری سے مکتب لائیں

مزدوری سے اسکول

بے بسوں کو آج تم مکتب میں لاؤ دوستو
علم کے جوہر انہیں تم اب سکھاؤ دوستو
پڑھ کے بن جائیں گے عاقل تم پڑھاؤ دوستو
رفتہ رفتہ تم انہیں لائق بناؤ دوستو
طفلگی میں کام لینا ظلم ہے سب سے بڑا
ظلم ایسا ان پہ ہرگز تم نہ ڈھاؤ دوستو
عمر کچی ہے ابھی اور جان ننھی ہے بہت
یوں نہ معصوموں کو رہ رہ کر ستاؤ دوستو
پڑھنا لکھنا لازمی ہے ان کا چودہ سال تک
حق نہ چھینو تم بڑے ہو حق دلاؤ دوستو
جہل ہی سے گھٹ رہی ہے عظمتِ ہندوستاں
یوں نہ اس کی شان کو اب تم گھٹاؤ دوستو
چل رہی ہے علم کی تحریک چاروں سمت میں
تم بھی اس تحریک کو آگے بڑھاؤ دوستو

تیز آندھی کے مقابل جلتے ہیں حافظؔ چراغ
تم بھی کچھ ایسا یہاں کر کے دکھاؤ دوستو

یومِ اطفال

آیا ہے یومِ اطفال
آیا ہے یومِ اطفال
آؤ خوشی منائیں
نغمے خوشی کے گائیں
جو یاد ہے سنائیں
غم اپنے بھول جائیں
نہرو، ہمارے چاچا
تھے پیارے اچھے چاچا
بچوں کا یہ وطن ہے
پھولوں کا یہ چمن ہے
کیا اچھا یہ ملن ہے
تاروں بھرا گگن ہے
اک انجمن بنائیں
محفل کو پھر سجائیں

حافظ جی آؤ جائیں
بچوں کو پھر بلائیں

مہینہ جون کا پھر سے آیا

ماہِ جون ہے پھر سے آیا
کتنی خوشیاں ساتھ ہے لایا
بچوں میں اب ذوق بڑھا ہے
علم و ادب کا شوق بڑھا ہے
پڑھنے میں مشغول ہوئے ہیں
کانٹوں سے اب پھول ہوئے ہیں
بازاروں میں دیکھو بچے
کتنے خوش ہیں ان کے چہرے
بک اسٹال پہ دھوم مچی ہے
لینے کتابیں لائن لگی ہے
بچے خریدیں آج کلینڈر
ہاتھ میں پکڑیں جلد کے استر

بچوں میں اب دھوم مچی ہے
جیسے کوئی بزم سجی ہے
حافظؔ بچپن آئے یاد
ہو جاتا ہوں میں ناشاد

اسلم فیل ہوا ہے

فیل ہوا ہے اسلم دیکھو

کھیل کا ثمرہ ہمدم دیکھو

پڑھنے سے تھی اس کو نفرت

لڑنے سے تھی اس کو الفت

کرتا تھا وہ خوب شرارت

اور بری تھی اک اک عادت

محنت سے وہ کتراتا تھا

روز سنیما بھی جاتا تھا

اس کی ہے یہ گندی فطرت

وہ نہیں کرتا بڑوں کی عزت

امی سے وہ ضد کرتا تھا

روکر پیسے لے لیتا تھا

لڑتا بھڑتا شور مچاتا

دن بھر رہتا موج اڑاتا

فلمی گانے گاتا رہتا

آوارہ بس پھرتا رہتا

بچو شوق سے پڑھنا سیکھو

بیکاری سے بچنا سیکھو

حافظ نے جو نام کیا ہے

پڑھ لکھ کر ہی کام کیا ہے

اکرم

پاس ہوا ہے

اکرم دیکھو پاس ہوا ہے
خوشیوں کا احساس ہوا ہے
سیدھی سادی سیرت والا
بھولی بھالی صورت والا
جی اور جان سے پڑھنے والا
دن بھر محنت کرنے والا
بے کاری سے بچنے کی دھن
شوق ہے اچھا اچھے ہیں گن
درس ہمیشہ شوق سے سنتا
استادوں کی عزت کرتا
پابندی سے پڑھنے جاتا
پڑھ کر مکتب سے گھر آتا

لڑنے سے وہ نفرت کرتا
یاروں سے وہ الفت کرتا
صبح سویرے ورزش کرتا
شوق سے بچو پڑھتا لکھتا
میٹھے بول وہ سب سے بولے
جیون رس وہ من میں گھولے
استاد اس کو پاس بلاتے
اچھی باتیں اس کوسکھاتے
حافظؔ سے تم الفت سیکھو
بچو اچھی عادت سیکھو

اُردو
بولنے والے بچے

کتنے پیارے کتنے اچھے
اردو بولنے والے بچے
اردو بھاشا کتنی نیاری
یہ لگتی ہے سب کو پیاری
اردو کی ہر جانب شہرت
اردو بھارت کی ہے زینت
اردو میں ہے قوت کیسی
قوت مقناطیسی جیسی
اردو کا اب نام ہے ہندی
ہندی ہے اردو کی بِندی

زُندہ باد ہے اردو نعرہ
یہ نعرہ ہے سب کو پیارا
بچو اردو سیکھیں آؤ
اردو کے بس نغمے گاؤ
زلفِ اردو کو سلجھاؤ
اردو سیکھو اور سکھاؤ
بول رہے ہیں حافظؔ اردو
کھول رہے ہیں زلفِ اردو

گنتی

ہم ہیں بندے یارب نیک
تو ہی دینے والا ایک
نیک و بد ہیں راہیں دو
اک جنت اک دوزخ کو
دنیا ، عقبیٰ، برزخ تین
سیکھ رہے ہیں ہم بھی دین
دین میں افضل مرسل چار
بیڑا آقاؐ سے ہو پار
کہتا ہوں میں وہ ہے سانچ
بنیادِ اسلام ہے پانچ
چھ دن کام کے ہیں بابا
ساتواں دن ہے چھٹی کا
مان طبق ہیں جگ میں سات
گردش میں ہیں دن او ر رات

جنت کے دروازے آٹھ
پڑھ نیکی کا ہر دم پاٹھ
بولو بچو گنتی نو
سن لو سیارے بھی نو
عشرے کے دن کل ہیں دس
حافظؔ گنتی یاں تک بس

دو کا پہاڑا

دو ایکا دو، دو دونی چار
سب سے الفت سب سے پیار
دو تیا چھ ، دو چوکے آٹھ
جیسے ترازو کے ہوں باٹ
دو پنجے دس، دو چھکے بارہ
اللّٰہ ہم سب کا ہے سہارا
دوستے چودہ ، دو اٹھے سولہ
علم کی دولت دے دے مولا
دو نواں اٹھارہ، دو دہا بیس
دے دو لاؤ ، میری فیس

+ جمع +

آؤ آج ریاضی سیکھیں
جتنی یاد ہو گنتی بولیں
علم حساب ہے کتنا آساں
بچہ بچہ ہے کیوں حیراں
جمع کریں اعداد کو گن کر
لطف اٹھائیں ان کا اکثر
ہندسوں کا سنگم ہوں بچو
شعلہ نہیں شبنم ہوں بچو
میری ضرورت کیوں پڑتی ہے
جمع سے قیمت بڑھتی ہے
جمع حسابوں کی رونق ہے
چہرہ بچوں کا کیوں فق ہے
جمع ہے سب کچھ حافظ پیارے
کام اسی سے بنتے سارے

+ جمع +

آؤ حساب سیکھیں کوئی کام ہم کریں
احباب سے بھی بڑھ کے ذرا نام ہم کریں
علمِ حساب سیکھنا آسان ہے مگر
محنت لگے گی خوب یہ بھی جان لو پسر
سو تک شمار گنتی کرو پہلے تم انیس
ازبر کرو کہ یاد ہوں تم کو پہاڑے بیس
جتنے عدد ملاؤ گے بڑھتی ہی جاؤں گی
رفعت کی سیڑھی بچو میں چڑھتی ہی جاؤں گی
بازار ، گھر میں کر لو مرا تم مشاہدہ
دنیا تو مجھ کو جوڑ کے بڑھتی رہی سدا
میں تو نفی کی ضد ہوں جمع ہے مرا اصول
مجھ سے ہے تیرا فائدہ ہرگز مجھے نہ بھول
مجھ کو جمع ہے جس نے کیا بن گیا امیر
ٹھکرایا جس نے مجھ کو ہے وہ آج بھی فقیر

ہر ایک کی نگاہ میں ہوں آج کل جہان
میری وجہ سے دوستو بازار کی ہے شان
حافظؔ نے کہہ دیا ہے سنو کان کھول کر
تم خرچ مجھ کو کرنا ذرا تول تول کر

- تفریق -

ہندسوں کو میں گھٹانے والی
گھاٹے کو ہوں دکھانے والی
اچھے اچھوں کو ہوں گھٹاتی
میری فطرت خود ہے منفی
بچہ بچہ مجھ کو جانے
میری علامت خود پہچانے
آدھے انچ کا خط ہوں آدھا
یعنی اک خط ہوں میں ترچھا
دو سے ایک بناتی ہوں میں
اور صفر پہ لاتی ہوں میں
بچو جمع کی ضد کو سمجھو
تفریق اس کا نام ہے جانو
حافظؔ اس کے نام ہیں دوجے
نفی گھٹانا مجھ کو سوجھے

- تفریق -

تفریق میرا نام ہے ہندسے گھٹاتی ہوں
یعنی نفی ہو چار میں دو ، دو بتاتی ہوں
میں ہوں جمع کی ضد یہ ذرا جان لیجیے
آڑی لکیر دیکھ کے پہچان لیجیے
فطرت مری عجیب ہے میں بھی ہوں کچھ عجیب
مجھ سے نواب و شاہِ زمانہ بنے غریب
جس نے کیا تھا مجھ کو جمع جوڑ جوڑ کر
اس کو صفر پہ لائی ہوں میں توڑ توڑ کر
قارون سے جو مانگی گئی تھی کبھی زکوٰۃ
اس نے نفی کے خوف سے مانی نہیں تھی بات
ہو جمع سے زیادہ ، گھٹے مجھ سے ہر عدد
گھاٹے کے واسطے میں کروں گی سدا مدد
حافظؔ سے میرے اور بھی دو نام پوچھیے
یعنی نفی گھٹاؤ کا اب کام پوچھیے

× ضرب ×

جمع کی آساں صورت ہوں
میں اعداد کی مورت ہوں
گنتی، ہندسے ساتھی ہیں
اور اعداد بھی بھائی ہیں
دو دو ضرب سے ہوں گے چار
سب سے الفت سب سے پیار
ضرب ہے دو چھ کا بارہ
ضرب حسابوں کا راجہ
ہیں یہ پہاڑے اک لوری
روز پڑھاتی ہیں باجی
ہو وہ مربع یا مکعب
ہے یہ حسابوں کا مکتب
حافظ میرا کام ہے اعلیٰ
جمع نفی سے میں ہوں بالا

× ضرب ×

جانو ضرب ہے چیز کیا کیسا ہے یہ حساب
دو کو ضرب دو چھ سے پھر تم دیکھ لو جواب
پرواز ایسی جیسے بلندی عقاب کی
اس میں چھپی ہے بچو حقیقت سراب کی
سیکھی ہے تو نے جمع ذرا سیکھ اب ضرب
اس پہ عمل کرے گا تو بن جائے گا کھرب
یہ تو جمع کی سادہ سی آسان شکل ہے
تھوڑی سی ترچھی جمع سے پہچان ، عقل ہے
گنتی، پہاڑے اور ضرب اس کے نام ہیں
ہندسوں کو ہی بڑھانا فقط اس کے کام ہیں
سارے پہاڑے اس کے پڑھو لے کے تم کتاب
انہی کو جوڑ جوڑ کے کرتے ہیں سب حساب
تم تین دفعہ ہندسوں کو دو گے اگر ضرب
حاصل جو ہوگا اس کو کہو دوستو کعب

یارو ضرب سے لاکھ ہُوا، پھر ارب کھرب
جو بھی نتیجہ ہے وہ بنے حاصلِ ضرب
مضروب فیہ کو بھی ذرا جان لو پسر
اس سے ہی ضرب دیتے ہیں پہچان لو پسر
مضروب ہے نتیجہ ضرب کا اے دوستو
حافظؔ کو دینا مثلِ ضرب تم دعا سنو

÷ تقسیم ÷

آؤ مٹھائی سب کو دو
بچ جائے تو تم بھی لو
چار مٹھائی بچے چار
اک اک ہم سب بانٹیں یار
یہ تفریق کی صورت ہے
جمع ضرب کی مورت ہے
بانٹ کے کھانا سنت ہے
سب سے اچھی عادت ہے
بانٹنے کو جب سمجھیں گے
تقسیم اس کو بولیں گے
میری علامت جانو تم
مجھ کو اب پہچانو تم
خط کے اوپر اور نیچے
چھوٹے چھوٹے دو نقطے

بانٹ کے حافظؔ کھاتی ہوں
ایکتا سب میں لاتی ہوں

÷ تقسیم ÷

استادِ ریاضی سے ملی مجھ کو یہ تعلیم
جو بانٹے کسی شے کو اسے کہتے ہیں تقسیم
اک ٹیڑھے سے خط کے جو مقابل ہوں دو نقطے
تقسیمی علامت ہے وہ یہ جان لو بیٹے
مقسوٗم علَیہ وہ ہے کہ جو کر گیا تقسیم
اعداد کی ہوتی ہے الگ اپنی ہی تنظیم
مقسوم کے بارے میں یہی راہبری ہے
بانٹا ہے جسے آپ نے مقسوم وہی ہے
نکلا جو نتیجہ ہے وہی خارج قسمت
تقسیم میں ہوتی ہے کوئی اس کی بھی قیمت
تقدیر کی تقسیم جو کی ربّ جہاں نے
تقسیم ہی سے چلتے ہیں ہر وقت زمانے
تقسیم سے تعظیم کی تعلیم ملی ہے

تقسیمی ہنر مندی بڑی اچھی بھلی ہے
تقسیم سے مشہور رہے حاتم کی سخاوت
حافظؔ نے بھی ڈالی ہے یہ تقسیم کی عادت

جغرافیہ

یہ نہ پوچھو ہے یہ کیا جغرافیہ
دے گا موسم کا پتہ جغرافیہ
پڑھ کے اس کو سیر دنیا کی کرو
ہے حسیں اک جائزہ جغرافیہ
اس کے ہیں انتیس صوبے آج کل
ہند کا سب کو دکھا جغرافیہ
لے کے طلبا کو سبق کے ساتھ چل
اے معلم یوں پڑھا جغرافیہ
شہریت تاریخ میں الجھے ہو تم
بیچ ہی میں رہ گیا جغرافیہ
نام شہروں کے نئے ہیں دوستو
لکھ رہاہوں اک نیا جغرافیہ
پانچ بحروں سے ہے بھارت کا وقار
ان سے بھارت کا بنا جغرافیہ

بچوں کا حافظؔ معلم بن کے تو
ہند کا سب کو پڑھا جغرافیہ

گلوب

دنیا کا نقشہ ہم کو دکھاتا ہے یہ گلوب
اک دائرے میں ملکوں کو لاتا ہے یہ گلوب
ہے دائرے کی شکل مگر سنترہ لگے
جغرافیہ زمیں کا بتاتا ہے یہ گلوب
چھوٹا سا ہے مگر یہ کرشمہ تو دیکھیے
لمحوں میں کل جہاں کو دکھاتا ہے یہ گلوب
گھنٹہ میں گھومتی ہے زمیں اک ہزار میل
گردش میں ہے جہان دکھاتا ہے یہ گلوب
خشکی کہیں ہے اور کہیں بحرِ بے کراں
کیا کیا کہاں کہاں ہے دکھاتا ہے یہ گلوب
کھاڑی ہے یا خلیج ، جزیرہ ہے یا پہاڑ
کس کس جگہ ہے کیا کیا بتاتا ہے یہ گلوب
طول بلد بھی عرضِ بلد بھی دکھاتا ہے
بھٹکی نظر کو راہ لگاتا ہے یہ گلوب

آتا ہے آفتاب خطِ استوا پہ جب
دن رات کو بھی یکساں دکھاتا ہے یہ گلوب
حافظؔ یہ درس کا ہے وسیلہ بہت بڑا
ہم سب کو ایک نکتے پہ لاتا ہے یہ گلوب

تاریخ

گن نیک شہنشاہوں کے جب گاتی ہے تاریخ
خوں ریز حقائق کو بھی دکھلاتی ہے تاریخ
کہتی ہے بڑے لطف سے سب امن کے قصّے
جنگوں کے نتیجوں کو بھی گنواتی ہے تاریخ
جس وقت سناتی ہے فسادوں کی کہانی
اک پیکرِ غمگیں سی نظر آتی ہے تاریخ
ہر واقعہ عبرت کوئی رکھتا ہے یقیناً
حالات کے سانچے میں بھی ڈھل جاتی ہے تاریخ
جو حکمت و فن اور سیاست کے ہیں ماہر
اک ان کی الگ آپ ہی بن جاتی ہے تاریخ
ہر دور کی تہذیب کا آئینہ ہے حافظؔ
اک اپنا الگ عکس بھی دکھلاتی ہے تاریخ

سائنس

ستاروں کی دنیا میں لے جائے ہم کو

زمیں کے خزانے بھی دکھلائے ہم کو

نباتات کا علم سکھلانے والی

طبعیات کے جگ میں لے جانے والی

مٹاتی ہے بداعتقادی کو ہر دم

کھلی ذہنیت کو بڑھاتی ہے ہردم

سبق دیتی ہے ہم کو یہ کیمیائی

کرے سارے حیوانوں کی درجہ بندی

نہیں مانتی یہ کسی فرضیے کو

کہ اپناتی ہے جانچ کر زاویے کو

دھماکے بھی ایٹم کے کرتی ہے ہر سو

کبھی زہر سی ہے کبھی تیز خوشبو

یہ دنیا ہے سائنس کی حافظؔ سمجھ لو

ہراک وہم کو ذہن و دل سے مٹادو

کمپیوٹر

سائنس کی ایجاد ہے یہ

ہر جانب آباد ہے یہ

ہر اک کو یہ بھاتا ہے

روپ نئے دکھلاتا ہے

جس جا تم بھی جاؤ گے

دفتر بنک میں پاؤ گے

کھیل دکھائے یہ کتنے

روپ انوکھے ہیں اس کے

چیز ہے کمپیوٹر کیسی

دین ہے تکنالوجی کی

لفظوں کو محفوظ رکھے

لکھنے کا بھی کام کرے

بات یہ اب گھر گھر کی ہے

دنیا کمپیوٹر کی ہے

حافظؔ اس پر ہو نازاں
کمپیوٹر کا ہے احساں

ہوائی جہاز

بڑی کوششوں سے کھلا ایک راز
بنایا بشر نے ہوائی جہاز
ہواؤں کے کاندھوں پہ ہو کے سوار
کیا کھاڑی دریا کو منٹوں میں پار
بہت مختصر میں سناتا ہوں سن
پرندوں کو دیکھا چڑھی ایک دھن
اسی دھن میں اڑنے کی خواہش ہوئی
اور ایجاد کرنے کی کوشش بڑھی
برادر جو موجد تھے طیارے کے
وہ امریکہ کے دونوں ہی شہری تھے
وہ ولبرائیٹ اور ولرائٹ ہیں
یہ سائنس کے آکاش کے کائٹ ہیں
جو کوشش سے بن کے وہ چلنے لگا
پرندوں سے اوپر بھی اڑنے لگا

مشینی یہ کوشش ٹھکانے لگی
فضاؤں میں چکر لگانے لگی
ہواؤں میں ہے اب جو انساں کا راج
وہ محنت کا ثمرہ ملا سب کو آج
سناتا ہوں تم کو سنو ارجمند
ابھی یاد آئیں مجھے باتیں چند
جو کیبن کا حصّہ وہ ہے کاک پٹ
مشینیں یہاں ساری ہوتی ہیں فٹ
پتا کاک پٹ سے چلے ساری چال
وہی ہے بتاتا مشینوں کا حال
جو پائلٹ کو کہتے ہیں طیارہ راں
ایر ہاسٹس ہوتی ہے میزباں
اترتا ہے اڑ کر جہاں کرتا ہالٹ
وہی ہے وہی ہے وہی ایر پورٹ

اور رن وے میں رن جب وہ کرنے لگے
سفر جس کا پہلا ہو ڈرنے لگے
ملا اس کو سگنل جلی ریڈلائٹ
مدینے کو میری اڑی اب فلائٹ
پہنچنے میں اس کو لگے چند پل
ملا سب کو حافظؔ یہ کوشش کا پھل

مُصوّری

کاغذ ، قلم ہے سامنے ، منظر بنایئے
کچھ کھینچیے خطوط کوئی گھر بنایئے
بادل سفید، نیلے فلک پر دکھایئے
کچھ ان کے نیچے قدرتی منظر بنایئے
باغوں کے آس پاس ہو اک خوشنما سا سین
ہر اک نظارہ سامنے آنکھوں کے ہو حسین
اک ٹوکری میں بھر کے رکھیں اس طرح کچھ آم
جو دیکھ لے وہ دیکھتا رہ جائے صبح و شام
موتی محل ہو ایسا درختوں کے درمیاں
ہو جائے دیکھنے سے اسے اصل کا گماں

پھر اس محل کے کمرے میں ہو خوشنما پلنگ
رہ جائے کھب کے آنکھوں میں بس چادروں کا رنگ
تکیہ کے پاس میز پہ رکھی ہو اک کتاب
جس میں ہو نقشِ دریا و صحرا و آفتاب
آجاؤ آج سیکھ لیں فنِ مصوری
حافظؔ نے کی ہے نظم میں بچو جو رہبری

ہمارے اعضا

دو آنکھوں سے ہم دیکھتے ہیں خدایا
دو ہاتھوں سے کرتے ہیں ہر کام اپنا
ہے احساس کے واسطے جلد تن کی
کہ آئے گی ہونٹوں پہ بھی بات من کی
زباں چکھتی ہے ذائقے کو ہمیشہ
کہ ہے ناک سے بو کا احساس زندہ
سنو کان سے اچھی باتوں کو بچو
کہ تم نیک باتوں کو ہر وقت سیکھو
سدا سچ کو کہنے کی عادت ہو پیدا
زباں کو کرو جھوٹ سے تم نہ گندہ
یہ نکتے کو سمجھو ، ہے حرکت میں برکت
کہ حافظؔ ملے گی تمہیں اس سے عزّت

ہوا

ہوا سے ہمیں ملتی ہے آکسیجن
ہوا زندگی کا ہے شفاف درپن
ہوا دوش پر لاتی ہے بارشوں کو
کہ برساتی ہے حق کی وہ رحمتوں کو
ہوا سبز رکھتی ہے پیڑوں کا دامن
ہوا سے مہکتا ہے ہر ایک گلشن
ہوا لو کی صورت میں لہرائے ہر سو
ہوا دھوپ میں گرم ہو جائے ہر سو
ہے گاؤں میں ٹھنڈی ہوا چار جانب
ہے شہروں میں گندی ہوا چار جانب
ہوا میں اگر کاربن ہوزیادہ
تو خود مسخ ہو جائے جیون کا چہرہ
ہوا سے ہے رنگین حافظؔ یہ دنیا
ہوا کا ہے ہر ایک شے پر اجارہ

چھتری

نام مرا ہے بچو چھتری
میں سب کی ہوں خدمت کرتی
جب جب بچو بارش ہوتی
چھت بن کر میں سر پر رہتی
دھوپ کی تیزی جب بڑھ جاتی
سایہ بن کر ہوں چھاجاتی
بجلی چمکے آئے آندھی
لیکن ساتھ تمہارے رہتی
گرمی بارش کا ہو موسم
تیرے ساتھ میں رہتی ہر دم
پہلے ہاتھوں سے کھلتی تھی
اب تو بٹن سے ہوں کھل جاتی
میری قسمت ہے یہ حافظ
سب کے سر پر میں ہوں چھاتی

بارش

بارش کا آیا ہے موسم
رم جھم رم جھم رم جھم رم جھم
بجلی چمکی بادل گرجا
سن کر چیخا بچہ بچہ
جب جب تیز ہوئی پروائی
بوندیں ٹپکیں آندھی آئی
بڑھ گئی فوراً بارش حد سے
ایک ہوئے پھر نالے رستے
باغ ہوئے شاداب جو ہر سو
کویل کوکی، کو کو کو کو
چڑیا بھی شاخوں پر چہکی
مٹی سوندھی سوندھی مہکی
بارش سے مسرور ہوئے سب
دکھ گرمی کے دور ہوئے سب

رت بارش کی ہے جو خوش تر
دید کے قابل ہے ہر منظر
بھیگ رہے ہیں بچے ایسے
عید ہو ان کی آئی جیسے
حافظؔ بارش رب کی رحمت
نہ برسے تو ہوگی زحمت

بجلی

کالی کالی بدلی چھائی
بجلی چمکی بارش آئی
چھک مک چمکی کڑ کڑ کڑ کڑ
بادل گرجے گڑ گڑ گڑ گڑ
بچے ڈر کر اندر آئے
لپٹے نانی سے وہ سارے
رم جھم رم جھم برکھا برسے
پیڑ نہائے پتے کھڑکے
ٹپ ٹپ گھر میں پانی برسے
بھاگے جھینگر اور سب چوہے
پانی کانپے تھر تھر تھر تھر
بارش آئے طوفاں بن کر
چوزے بولے چوں چوں چوں چوں
حافظؔ بولے ہوں ہوں ہوں ہوں

فصلیں

اچھی فصلیں آج اگاؤ
خود کھاؤ اوروں کو کھلاؤ
پانی ہو تو دھان اگاؤ
خوشحالی سے کھیت سجاؤ
بوؤ، بھنڈی، لوکی گوبھی
جیت تو بس محنت کی ہوگی
چھڑکو اس میں خوب دوائی
محنت پھل لائے گی بھائی
فصلیں کاٹو گے جب پیارے
دکھ مٹ جائیں گے خود سارے
فصلیں چھانٹ کے گھر میں رکھنا
حق داروں کا حق دے دینا
راگی جو کو پیس کے لانا
پھر تم اس کی روٹی کھانا

بچو روٹی میں ہے طاقت
یہ تو ہے اللّٰہ کی نعمت
بیٹھے بیٹھے لیٹے کیوں ہو
کام کرو تم بیٹھے کیوں ہو
مونگ پھلی اور مرچ ٹماٹر
فصلیں یہ ہوتی ہیں بہتر
خود رو پودے جڑ سے کھودو
خودرو کو تم مت رہنے دو
ڈالو یوریا اور ڈی اے پی
اس پر محنت پھر کرنا جی
حافظؔ فصلیں خوب اگائیں
مل کر غربت آج مٹائیں

ریل کے ذریعہ
اتحاد کی تعلیم

بچوں کا تھا ٹھیلم ٹھیل
سوچا ہوگا کوئی کھیل
شاکر بولا ، ذاکر آؤ
میرے پیچھے تم ہو جاؤ
انجن ڈبوں کا تھا میل
چھک چھک چھک نکلی ریل
ریل میں انجن کا تھا زور
چھک چھک چھک کا تھا شور
کوک اس کی ہنگامہ خیز
سن کے دادی دوڑی تیز
آئی دیکھی اور چلائی
تم نے یہ کیا ریل بنائی

بچے بولے دادی جان
ہم سب سچ مچ ہیں انجان
پہنیں راجاؤں کے تاج
مل جل کر ہم کھیلیں آج
انجن ڈبے کیا ہیں خوب
دور سفر کے ہیں محبوب
دیکھ کے انجن سگنل لال
دھیمی کر لیتا ہے چال
سگنل سبز سے ریل چلے
حرکت کا یہ کھیل چلے
اس میں ہوتا ہے اک گارڈ
اس کی ڈیوٹی ہے کچھ ہارڈ
ٹکٹ کرتا جو ہے چیک
وہ ٹی ٹی ہے ،کام ہیڈ ٹیک

ممبئی، پونہ اور بنگلور
اب جائے گی بیجاپور
شور میں تھا پوشیدہ راز
ہندو مسلم کی آواز
یعنی دونوں سے ہے ریل
ورنہ دونوں ہوں گے فیل
جگ میں بھارت کا ہو نام
مل جل کر تم کرنا کام
انجن ڈبوں کا یہ کھیل
حافظؔ آپس کا ہے میل

قومی یکجہتی

شوکت نہرو، کیا آزاد
دیس کرائے وہ آزاد
لوگ انہیں کرتے ہیں یاد
دیس کی خاطر دیں گے دان
دیس کا ہو جائے کلیان
اک ہے ایشور ایک سنسار
رکت کی سب میں ہے اک دھار
کر نہ بھائی پر تو وار
یکجہتی کا کر سمّان
دیس کا ہو جائے کلیان
گاندھی بن یا جے پرکاش
چھولے اڑ کے تو آکاش

پاپ کا ہو جائے گا ناش
شکشت ہو کر بن جا مہان
دیس کا ہو جائے کلیان
بچے اچھے ہیں وہ لوگ
اٹھ کر جو کرتے ہیں یوگ
ان کو نہیں لگتا ہے روگ
روگ سے بچ کر کر پردان
دیس کا ہو جائے کلیان
تجھ کو آخر ہے کیا کھید
قرآں پڑھ یا پڑھ رگ وید
بھول بھی جا سب بھاؤ بھید
رام سا ہے گر ہے انسان
دیس کا ہو جائے کلیان
سن حافظؔ کی اے بھگوان
ہر بالک کو دے دے گیان
اتنا ہے میرا ابھیان

انساں بن جائے انسان
دیس کا ہو جائے کلیان

مولانا ابوالکلام آزاد

سب سے اچھے ابوالکلام آزاد
رہبر اپنے ابوالکلام آزاد
دوست نہرو کے گاندھی کے ساتھی
سب سے پیارے ابوالکلام آزاد
مثلِ خورشید تھے سیاست میں
حق نوا تھے ابوالکلام آزاد
علم کا ایک وہ سمندر تھے
سب سے نیارے ابوالکلام آزاد
ان کی باتیں ہمیشہ سچی تھیں
نیک بندے ابوالکلام آزاد
اپنی آزادی کے مجاہد تھے
پیارے پیارے ابوالکلام آزاد
تھے وہ بے خوف رہنما حافظ
سب کے پیارے ابوالکلام آزاد

حضرت ٹیپو سلطانؒ

ٹیپو شیر تھے اک سلطانؒ
جو تھے کرناٹک کی شان
ٹیپو ٹیپو آؤ پکاریں
ان کی شہرت اور بڑھائیں
ظلم کے گھر کو ڈھانے والے
جامِ شہادت پانے والے
کتنے بہادر تھے وہ سلطاں
شیر کو چیرنے والے انساں
میسور اور بنگلور کے راجا
بجتا تھا بس ان کا باجا
ہر جانب ہیں ان کی مساجد
وہ تھے زاہد یعنی عابد
دیون ہلّی، رنگا پٹن
بچو یہ تھے ان کے مسکن

سنگم کا وہ دلکش دامن
ہے گنجام میں ان کا مدفن
آزادی کا نام اگر لو
ٹیپو سلطاں کو مت بھولو
حافظ بھارت دیس ہمارا
ٹیپو مجاہد ہم کو پیارا

مولانا محمد علی جوہر،
شوکت علی

تھے اپنی فطرت میں سچے
دو تھے بی اماں کے بچے
دونوں ہر فن میں تھے کامل
اسلامی جذبے کے حامل
نہرو جی کے ساتھی جوہر
اور شجاعت کے بھی پیکر
بول اٹھے تو بادل گرجے
اور فلک پر بجلی کڑکے
انگریزی کے ماہر گوہر
اردو کے تھے بولتے پیکر
شوکت بھائی جوہر کے تھے
موتی علم کے ساگر کے تھے

انگریزوں سے لڑتے تھے وہ
آزادی پر اڑتے تھے وہ
حافظ دنیا میں ہو چرچا
کوئی جوہر سا ہو پیدا

سرسید احمد خان

ہند کا ہے وقار سرسید
علم کا اعتبار سرسید
ہر طرف جہل کا اندھیرا تھا
سید ایسے میں اک سویرا تھا
علم کی روشنی ملی ان سے
اک نئی زندگی ملی ان سے
ان کی محنت کا ہی یہ ثمرہ ہے
خوش علی گڑھ کا بچّہ بچّہ ہے
تحفہ تعلیم کا دیا ہم کو
یاد آئے گا وہ سدا ہم کو
نیک بن جائیں جو یہاں ہیں بد
بچہ بچہ ہو آج سرسید
ہم نے حافظ علوم کا پودا
جو لگایا ہے کل وہ پھل دیگا

گاندھی جی

موہن داس کرم چند گاندھی
میرے وطن کے وہ ہیں بانی
دو اکتوبر کون بھلائے
جگ میں اپنے گاندھی آئے
سب سے بہتر اچھے نیتا
تھا ان کا ہتھیار اہنسا
چرخا کاتنا سب کو سکھایا
محنت کرنا سب کو بتایا
کھادی کپڑے والے گاندھی
ہم سب کے ہیں پیارے گاندھی
کتنے سیدھے سادے گاندھی
سچی باتیں کہتے گاندھی
ہند کے سکوں میں تصویر
شاہ حقیقت میں ہے فقیر

گاندھی نے وہ کام کیا
جگ میں ہند کا نام کیا
جب پہنچے وہ ساؤتھ افریقہ
گوروں کا رنگ ہو گیا پھیکا
آزادی دلوانے والے
دل سے دل ملوانے والے
حافظ آزادی کا پرچم
لہرائیں گے مل کر ہر دم

مولوی عبدالحقؒ

وہ جو تھے بابائے اردو
ان کے قلم میں تھا جادو
اردو لغت کے وہ تھے بانی
کوئی نہیں تھا ان کا ثانی
اردو ہم کو حق نے سکھائی
راہ ادب کی حق نے دکھائی
اردو کا وہ دم بھرتے تھے
جیتے اس پر اور مرتے تھے
اردو قواعد لکھی ایسی
اب تک وہ رہبر ہے سب کی
ان کو اردو کی تھی جو دھن
نثر میں بھی تھا ایک توازن
حق نے کی تحقیق ادب کی
ان پر رحمت تھی جو رب کی

میرا گاؤں

کتنا اچھا میرا گاؤں
پیارا پیارا میرا گاؤں
بستی بستی گھوم کے دیکھا
ان میں نہ پایا میرا گاؤں
ندی تال تلیا پنچھی
کھیتوں والا میرا گاؤں
نانا نانی دادا دادی
میرا رشتہ میرا گاؤں
ہر موسم میں ٹھنڈے جھونکے
کتنا ٹھنڈا میرا گاؤں
گلیاں دیکھو میداں دیکھو
صاف اور ستھرا میرا گاؤں
حافظؔ وہ جو چاہیں بولیں
مجھ کو اچھا لگتا گاؤں

چھوٹا منا

میرے گھر ہے چھوٹا منا
اس کا بھائے کہنا سننا
ہم سب کی آنکھوں کا تارا
وہ ہے ماں کا راج دلارا
امی اس کو دودھ پلائے
دادا اس کو خوب کھلائے
کھیل سے فارغ جب ہو جائے
گود میں امی کی سوجائے
بچپن اس کے پاؤں چومے
گھر آنگن سب اس سے مہکے
گلشن سا اس کا گھوارہ
امی ابا کو وہ پیارا
منا اک تحفہ ہے رب کا
حافظ وہ بازیچہ سب کا

دادا

ابا جی کے وہ ہیں ابا
میں کہتا ہوں دادا ابا
ساتھ میں لے کر چلتے مجھ کو
اچھی باتیں کہتے مجھ کو
پیار سے دیکھیں پیار سے بولیں
غلطی پر وہ مجھ کو ٹوکیں
بیڑی پان سے نفرت ان کو
سب بچوں سے الفت ان کو
ٹوپی ، جبہ، ہاتھ میں چھتری
عید ، جمعہ کو سر پر پگڑی
ابا کو تھا جو پیش آیا
مجھ کو دادا جی نے سنایا

دکھ کا قصہ سن کر رویا
کچھ لمحے پھر غم میں کھویا
دادا کا جب کہنا مانا
حافظ جب بن پایا دانا

ماموں

دیکھو منّی آئے ماموں
کیا کیا چیزیں لائے ماموں
سن کر منی دوڑی آئی
ماموں ماموں کہتی آئی
لپکی پاس ہی آ کر ٹھہری
مانگی تھیلی ایک سنہری
تھیلی لے کر بھاگی منی
دیکھ کے چیزیں ناچی منی
بولی طوطا بڑھیا لائے
پیاری پیاری گڑیا لائے
ماموں لائے موٹر ٹم ٹم
بجتا ہے وہ پم پم پم پم
لڈو ، پوری اور ہیں پیڑے
کچھ اچھے کچھ ٹیڑھے میڑھے

ماموں ہم کو لے جائیں گے

میلہ ہم کو دکھلائیں گے

حافظ ماموں جان ہمارے

لگتے ہیں وہ سب سے پیارے

نانا

میرے نانا پیارے نانا

سب کو اچھے لگتے نانا

گھر میں جب بھی آئے نانا

ساتھ میں کیا کیا لائے نانا

میری امی ابا کہتی

میں کہتا ہوں پیارے نانا

باتیں ان کی پیاری پیاری

سیدھی راہ بتاتے نانا

کتنا اچھا چہرہ ان کا

اجلی داڑھی والے نانا

ہاتھ میں ڈنڈا سر پر پگڑی

ساتھ میں چھتری رکھتے نانا

لوگوں کو ہے مجھ سے الفت

گھر گھر جا کر کہتے نانا

قسمت یہ حسنینؓ کی دیکھو
آقاﷺ جیسے پائے نانا
حافظؔ تو بھی پاتا ان سے
کچھ دن رہتے تیرے نانا

چڑیا

گھر میں آئی چڑیا پیاری
کتنی رنگیں کتنی نیاری
ننھی جان کا حوصلہ دیکھو
میرے گھر میں گھونسلا دیکھو
دیکھ کے اس کو نانی چیخے
ڈنڈا لے کر اس پر پھینکے
کہتی کوڑا کون اٹھائے
دن بھر سب کی نیند اڑائے
موقع پاکر واپس آئی
ساتھ میں اپنے تنکے لائی
دیکھ کے تنکے نانی ماری
چھوٹی چڑیا جان سے ہاری
حافظؔ اس کو دکھ مت دینا
بہتر یہ ہے دکھ سہہ لینا

کوا اور بگلا

ڈالی پر اک کوا بیٹھا
لگتا تھا وہ سہما سہما
کائیں کائیں کرتا تھا وہ
اپنے آپ میں روتا تھا وہ
اک بگلے نے جاکر پوچھا
کیوں روتے ہو بولو کاگا
مایوسی میں کاگا ڈوبا
روتے روتے پھر وہ بولا
سب کہتے ہیں مجھ کو جا بے
جا بے کالے کوے جا بے
سن کر گالی جینا مشکل
آنسو کو بھی پینا مشکل
بگلا بولا سن اے پیارے
بندے ہیں ہم رب کے سارے

گورا پیلا نیلا کالا
کوئی نہیں ہے ادنیٰ اعلیٰ
ان باتوں کا غم مت کرنا
جیون ہنستے ہنستے جینا
کالا گر کم تر ہی ہوتا
کعبے کا کیوں استر ہوتا
حافظ حجرِ اسود کالا
رتبہ اس کا سب سے بالا

چڑیا اور کوا

پیڑ پہ چڑیا آ کر بیٹھی
ڈالی پر اک کوا دیکھی
اس نے کوے کو جب دیکھا
سوچی کیا کیا ننھی چڑیا
آ کر ڈر کے مڑ گئی چڑیا
تول کے پر خود اڑ گئی چڑیا
اڑتی چڑیا دیکھ کے اچکا
کوا کائیں کائیں بولا
آجا چڑیا ڈرتی کیوں ہے
میرے ڈر سے مرتی کیوں ہے
اڑنا تھا پھر اڑ گئی چڑیا
حافظؔ روتے بیٹھا کوا

چوزہ

چوزے نے اک خول کو توڑا
پھر دانے سے رشتہ جوڑا
چوں چوں کرتا رہتا ہے وہ
کیا جانے کیا کہتا ہے وہ
ہاں اتنا معلوم ہے سب کو
کچھ کہتا ہے اپنے رب کو
گیت خوشی کے گاتا ہے وہ
جو مل جائے کھاتا ہے وہ
پر مخمل سے اجلے کالے
ہوتے ہیں کچھ رنگوں والے
گھبرائے وہ جب بھی گھر میں
چھپ جائے تب ماں کے پر میں

ماں کے پر سے باہر آئے
چوں چوں چوں چوں پھر وہ گائے
حافظ چُگتا رہتا ہے وہ
حمد خدا کی گاتا ہے وہ

گلہری

بھوری ، سیہ ، سنہری
بیٹے! وہ ہے گلہری
چک چک جوکر رہی ہے
تسبیح پڑھ رہی ہے
چوہوں سی شکل اس کی
بجو سی وہ ہے لگتی
اس کے بدن کی دھاری
لگتی ہے کتنی پیاری
اس کا بدن چھریرہ
جھاڑی میں ہے بسیرا
شاخوں پہ دوڑتی ہے
پھل پھول توڑتی ہے
اکثر وہ پھل ہے کھاتی
رب کا وہ گن ہے گاتی

جو کچھ ہے ، ہے مقدر
قطرہ ہو یا سمندر
حافظؔ جی جو ملا ہے
رب سے نہیں گلہ ہے

مکڑی کا گھر

دیکھا مکڑی کا جب بننا
بولا منا امی سننا
اجلا ہے اور ہے نہ وہ کالا
دیکھو تم مکڑی کا جالا
کیسا ہے وہ تانا بانا
دیکھو اس کا آنا جانا
سوت کہاں سے لائی مکڑی
سوچ کے میری حالت بگڑی
میں نے اس کو غور سے دیکھا
تب اس نے کچھ منہ سے پھینکا
اس نے جو پھینکا تھا جانا
اس کا تھا وہ عمدہ کھانا
کھاتی ہے جو ہے رال ہے بنتی
اُس سے ہی وہ جال ہے تنتی

جالا تان کے وہ رہ جاتی
جو پھنس جائے اس کو کھاتی
دیکھو یہ ہے گندی فطرت
کچھ نہیں کرتی ہے وہ محنت
محنت کرتی چلتی پھرتی
بھوک سے پھر وہ یوں نہیں مرتی
پتلی ٹانگ ہے خوب مچلتی
پھر مشکل سے وہ ہے چلتی
مت رہنے دو اس کا جالا
احمق اس کو چھوڑنے والا
غارِثور میں جالا تن کر
جا بیٹھی تھی اس کے اوپر
آکر اک کافر نے سوچا
جو بھی اس کے اندر جاتا

جالا ٹوٹا بکھرا پاتا
دشمن کیوں پھر اندر جاتا
حافظؔ اس سے درس یہ لینا
خلق کی خدمت کرتے رہنا

چوہے کی کہانی

اک دن چوہا گھر میں آیا
کھانے کو وہ کچھ نہیں پایا
تار پہ چلتا فون پہ آیا
خوش ہوکر پھر کودا ناچا
فون پہ وہ دے بیٹھا دھرنا
بھول ہی بیٹھا جینا مرنا
فون کی گھنٹی کس نے بجائی
چوہے نے دم اپنی ہلائی
گھنٹی سے جو ڈر گیا چوہا
فون سے فوراً کودا بھاگا
اور گھڑی پر جا وہ بیٹھا
ٹک ٹک سن کر ناچا چوہا
کودا پھر وہ اندر بھاگا

کھانے کی وہ چیزیں ڈھونڈا
نہ ملنے پر شور مچایا
سارے برتن ، چمچے گرایا
ڈنڈا لے کر آئی نانی
جان سے اس کو ماری نانی
حافظ گھر میں بلی پالو
چوہوں سے تم مکتی پاؤ

بولیاں

میاؤں میاؤں کرتی بلی
جائے گی وہ شاید دلی
کوا بولا کائیں کائیں
بکریاں میں میں کرتی آئیں
طوطا بولا ٹیں ٹیں ٹیں ٹیں
چوزا بولا چیں چیں چیں چیں
گائے بولی گھائیں گھائیں
بطخیں دیکھو دائیں بائیں
کتا بھونکے بھوں بھوں بھوں بھوں
بچے بولے ہوں ہوں ہوں ہوں
مینڈک بولے ٹر ٹر ٹر ٹر
غوں غوں غوں غوں کرتے کبوتر
حافظؔ نکلے اپنا ارماں
کچھ تو کرو خوشیوں کا ساماں

میرا گھوڑا

میرا گھوڑا میرا گھوڑا
میرا اچھا پیارا گھوڑا
میرا یہ لکڑی کا گھوڑا
مجھ کو لے کر بھاگا دوڑا
وہ نہیں مانگے پانی چارہ
بھاگے پاکر ایک اشارہ
فر فر فر فر بھاگے گھوڑا
دوڑے سب کے آگے گھوڑا
چابک سے وہ مار بھی کھائے
پھر بھی خموشی کو اپنائے
حافظؔ رنگ برنگا گھوڑا
کتنا اچھا میرا گھوڑا

کرناٹک

کرناٹک ہے میرا صوبہ
سب صوبوں میں اچھا صوبہ
ٹھنڈی ٹھنڈی اس کی ہوائیں
دل کش کتنی اس کی فضائیں
جنگل صحرا ہو یا گلشن
روز وشب رہتے ہیں روشن
گلبرگہ میں روضۂ خواجہ
قومی یکتا کا ہے ذریعہ
بیجاپور کا گنبد دیکھو
اپنی ہی آواز کو بوجھو
تالابوں ندیوں کا صوبہ
کتنا سندر میرا صوبہ
جنگل شیموگہ کے سندر
جنت جیسا ہر اک منظر

آؤ بنگلور ، میسور جائیں
تفریحوں کا لطف اٹھائیں
وہ دھارواڑ کا میٹھا پیڑا
کاروار کا ساحل نیارا
ٹمکور ، ہاسن ، چکمنگلور
حافظؔ کرلو سب کا ٹور

میرے صوبے کے تحفے

کھٹے میٹھے پھل ہیں سارے
قدرت کے یہ تحفے نیارے
نجن گڑھ کے میٹھے کیلے
دھارواڑ کے خالص پیڑے
ہے بلگام کا میٹھا کندا
کھا کر دیکھو پیارے چندا
وہ ٹمکور کی تھالی اڈلی
اور کورگ کی وہ نارنگی
شہنور کا کھاؤ کھارا
وہ بنّور کا چکنا بکرا
اتھنی کے ہیں انار بچو
سچ مچ اک ٹانک ہے دیکھو

چکوترے دیون ہلّی کے
بیدر کے امرود ہیں میٹھے
وہ بنگلور کے دوسے سموسے
باگل کوٹ کے میٹھے سپوٹے
ریشم تم کولار سے لاؤ
انَنّاس ملناڈ کے کھاؤ
ٹیپو کا وہ رنگیں گلشن
دلکش ہے میسور کا دامن
حافظ میرا پیارا صوبہ
ہے اللّٰہ کا دلکش تحفہ

سمندر کی سیر کریں گے

دریا کی موج ، موج لگے ہے بہت حسیں
آتا نظر نہیں ہے نشانِ زمیں کہیں
بچو نظر کی حد میں ہے بے تاب آب آب
دھندلا دکھائی دیتا ہے دریا میں آفتاب
بحرِ عرب کو دیکھنے چلنا ہے تو بھی چل
ساحل پہ کیسا شور ہے، سننا ہے تو بھی چل
منگلور، اُڈپی اور چلیں ہم مرڈیشور
اب کے اٹھائیں لطف وہاں تیر تیر کر
ساحل پہ ٹھاٹھیں مارتی موجوں کو دیکھیے
دریا ہے آج جوش میں کیوں یہ بھی سوچیے
دریا ہے نیلا، نیلا سماں، نیلا آسماں
ساحل کا بیچ دریا میں ہوتا نہیں گماں
ساحل پہ چل کے اب کے ذرا کھیلیں ریت پر
اے ہم نوا تو دوڑ کے آ کھیلیں ریت پر
بےچین والدین ہیں سب منتظر چلیں
حافظ چلو کہ شام ہوئی اپنے گھر چلیں

پٹائی

روتے ہو اب شینخو بھائی
ٹیچر نے کی خوب پٹائی
بولو کیوں روتے ہو بھائی
کس نے تم کو ڈانٹ پلائی
بولو پیارے کچھ تو بولو
کس نے چھڑی ہے تم پہ اٹھائی
بولا شینخو اوں اوں اوں
حضرت نے کی خوب پٹائی
حاضر اک ہفتے سے نہیں تھا
چھٹی میں نے لی ہی نہیں تھی
گھر سے کہہ کر وہ نکلا تھا
جاتا ہوں اسکول کو امی
ہفتہ بھر وہ چکر مارا
چھپ کر کھاتا دودھ ملائی

دوست سبھی آوارہ نکلے
مطلب کی تھی ان کی یاری
سر نے اک د ن دیکھا مجھ کو
میں نے کی بس بھاگم بھاگی
ابو سے وہ آکر بولے
سن کر ڈنڈا امی لائی
دونوں مل کر برسے مجھ پر
خوب ہوئی ہے جم کے پٹائی
روکر ہچکی بندھ گئی یارو
دوڑے آئے سارے پڑوسی
کہتے تھے سب چھوڑو یارو
بچے سے اک ہو گئی غلطی
ہاتھوں پر کچھ زخم لگے ہیں
دیدی آئی ، ٹنچر لائی

مرہم وہ یہ کہہ کے لگائی
ابا نے کی کیسی پٹائی
توبہ توبہ بولو شیخو
پھر نہ کروگے ایسی غلطی
حافظؔ یاد ہے وہ دن مجھ کو
جب ٹیچر نے کی تھی پٹائی

بتاشے

بچے کھاکر لال بتاشے

کرتے ہیں کیا خوب تماشے

لگتے ہیں جب پان چبانے

دکھلاتے ہیں سرخ دہانے

ہیں یہ بتاشے اجلے پیلے

منہ میں آتے ہی خود پگھلے

دانتوں سے بچوں نے پکڑا

شیر و شکر ہے ٹکڑا ٹکڑا

یہ ہے اک مخصوص مٹھائی

ہر دن اس کو کھاؤ بھائی

ہے یہ نہایت ہاضم ہمدم

لیکن کھانا اس کو کم کم

حافظؔ نے کہہ ڈالا نسخہ

کیا دو گے تم اس کا بدلہ

غبارہ

آؤ لے لو بچو پیارے

کتنے اچھے ہیں یہ غبارے

سندر سندر نیارے نیارے

بچوں کو لگتے ہیں پیارے

رنگ برنگے کالے نیلے

لال ، ہرے اور اجلے پیلے

جیسے نیل گگن کے تارے

دیکھنے آئے بچے سارے

کوچہ کوچہ گھوم رہا ہے

بچہ بچہ جھوم رہا ہے

بوذر بولا ابا پیارے

مجھ کو لاکر دے دیں غبارے

اور یہ بولا ہنستا ہنستا

بیچنے لایا ہے وہ سستا

چڑیوں جیسے ہیں وہ اڑتے
غول پرندوں سے ہیں لگتے
سن کر حافظؔ باتیں ساری
بول اٹھے اے ذاتِ باری
بچوں سا پھر جیون دیدے
مجھ کو میرا بچپن دے دے

پندرہ اگست

پندرہ اگست آیا
خوشیاں وہ لاکھوں لایا
یہ جشن تم مناؤ
خوشیوں کے گیت گاؤ
دیکھو تو اس کی مایا
سب کو جگانے آیا
ہل چل ہے آج ہر سو
چاروں طرف ہے ہا ہو
اپنے وطن کی جے جے
کہتے ہیں سارے بچے
جھنڈا ترنگا دیکھو
وہ رنگ برنگا دیکھو
بغض و حسد مٹاؤ
الفت کے گیت گاؤ

بازو میں اپنے ہے دم
بھارت کے پاسباں ہم
آزادی کا یہ گلشن
شہدا کا ہے یہ مدفن
حافظ یہ ہند نیارا
سارے جہاں سے پیارا

گھڑی اور وقت

دیوار پر لگی ہے
دیکھو جی وہ گھڑی ہے
ٹن ٹن بجانے والی
ٹک ٹک سنانے والی
جب بھی ہے گھنٹی بجتی
مجھ سے یہی ہے کہتی
جو وقت پہلے گزرا
آئے گا کب دوبارہ
جائے نہ کوئی لمحہ
محنت کرو جی تنہا
ہے وقت برف و شبنم
پگھلے ہمیشہ ہر دم
ابا کا جانا دفتر
بر وقت آنا پھر گھر

کھانا کھلا کے امی
آخر میں کھائے امی
امی کی ہے یہ عادت
یا وقت کی کرامت
ہاں دیکھنا گھڑی تو
آتا نہیں تھا مجھ کو
اک دن بٹھایا ماں نے
مجھ کو لگی سکھانے
پتلا ہے اور چھوٹا
وہ ہے سیکنڈ کا کانٹا
کانٹا بڑا ہے جانو
منٹوں کا ہے وہ مانو
ہلتا، پتہ نہ چلتا
گھنٹہ ہے وہ بتاتا

یہ سب جو سیکھ پایا
امی نے ہی سکھایا
دونوں جہاں کے رہبر
فرماتے تھے یہ اکثر
مومن کا وقت ٹھہرا
خود قیمتی خزانہ
حافظؔ نے قدر و عزت
کرکے ہی پائی شہرت